مطالعہ پاکستان (اردو)	جماعت دہم	پرچہ II: (انشائیہ طرز)
وقت: 1.45 گھنٹے	ماڈل پیپر 8	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) دستور پاکستان 1973ء کے دو اہم نکات تحریر کیجیے۔

جواب: دستور پاکستان 1973ء کے دو اہم نکات درج ذیل ہیں:

1- دستور اسلامی نوعیت کا ہے۔ کوئی قانون اسلامی اصولوں کے خلاف نہیں بنایا جا سکتا۔

2- ملک میں وفاقی نظام قائم کیا گیا۔ پاکستان چار صوبوں پنجاب، سندھ، سرحد (خیبر پختونخوا)، بلوچستان اور وفاقی علاقوں پر مشتمل ایک وفاقی ریاست ہوگا۔

(ii) اٹھارھویں ترمیم 2010ء کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اٹھارھویں آئینی ترمیم 2010ء میں منظور ہوئی جس کے ذریعے سے صوبہ سرحد کا نام بدل کر خیبر پختونخوا کر دیا گیا۔ وفاق اور صوبوں کے درمیان کنکرنٹ (Concurrent) لسٹ کو ختم کر دیا گیا۔ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کے تقرر کے لیے جوڈیشل کمیشن آف پاکستان اور ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی گئی۔

(iii) پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے سیاحت کو فروغ دینے کے لیے کیا اقدامات کیے؟

جواب: پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے سیاحت کے شعبے میں بھی خاطر خواہ اقدامات کیے۔ اس حوالے سے پاکستان ٹورازم ڈیویلپمنٹ کارپوریشن کے تحت نیشنل کوآرڈی نیشن بورڈ تشکیل دیا گیا، تاکہ ملکی سیاحت کو فروغ حاصل ہو۔

(iv) جنرل ضیاء الحق کی معاشی اصلاحات کو تحریر کیجیے۔

جواب: 1980ء سے زکوٰۃ کا نظام سرکاری سطح پر نافذ کر دیا گیا۔ یکم رمضان المبارک کو بینک

کے مسلمان کھاتے داروں کے اکاؤنٹ سے اڑھائی (2.5) فی صد سالانہ کے حساب سے زکوٰۃ کاٹی جانے لگی۔ سود سے پاک بینکاری کا نظام قائم کیا گیا۔ تمام بینکوں میں نفع ونقصان میں شراکت کی بنیاد پر اکاؤنٹ کھولے گئے۔

(v) 1991ء میں سابق سوویت یونین کی شکست وریخت کے بعد کون سے ممالک وجود میں آئے؟

جواب: 1991ء میں سابق سوویت یونین (روس) کی شکست وریخت کے بعد وسط ایشیا کے مسلم ممالک قازقستان، کرغزستان، تاجکستان، ترکمانستان اور ازبکستان وغیرہ وجود میں آئے۔

(vi) اقتصادی تعاون کی تنظیم پر مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب: اقتصادی تعاون کی تنظیم یا ای سی او میں 10 ایشیائی ممالک پاکستان، ایران، ترکی، افغانستان، آذربائیجان، قازقستان، کرغزستان، تاجکستان، ترکمانستان اور ازبکستان شامل ہیں۔ ای سی او کا صدر دفتر ایران کے دارالحکومت تہران میں واقع ہے۔ اس تنظیم کا مقصد یورپی اقتصادی اتحاد (European Union) کی طرح اشیا اور خدمات کے لیے واحد مارکیٹ تشکیل دینا ہے۔

(vii) بھوٹان کا تعارف بیان کیجیے۔

جواب: بھوٹان کے دارالحکومت کا نام تھمفو ہے، جو کہ دریائے تھمفو کے کنارے آباد ہے۔ بھیڑ بکریاں پالنا یہاں کے لوگوں کا ایک اہم پیشہ ہے۔ خواتین کڑھائی کا کام گھروں میں بیٹھ کر کرتی ہیں۔ یہاں مربہ جات بنانے کی بھی کافی فیکٹریاں ہیں۔ بھوٹان کی سرکاری زبان ''ذونگا'' ہے۔ زیادہ تر عوام کا مذہب بُدھ مَت ہے۔

(viii) پاکستان کے بنگلہ دیش کے ساتھ تعلقات پر مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب: بنگلہ دیش سے ہمارے اچھے تعلقات ہیں، لیکن ان تعلقات میں اُتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان تعلقات میں بہتری آ رہی ہے۔ پاکستان اور بنگلہ دیش کے

درمیان تجارتی تعلقات بھی قائم ہیں۔ دونوں ممالک کے تجارتی حجم میں بھی آہستہ آہستہ اضافہ ہو رہا ہے۔

(ix) پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر برطانیہ کا رویّہ لکھیے۔

جواب: پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے مسئلے پر برطانیہ کے ساتھ اختلافات رہے۔ برطانیہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی مخالفت کرتا رہا' مگر پاکستان نے اپنے قومی مفادات کی خاطر اپنے ایٹمی پروگرام کو جاری رکھا۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) صوبہ پنجاب اور صوبہ خیبر پختونخوا کے کن علاقوں سے کوئلہ حاصل کیا جاتا ہے؟

جواب: صوبہ پنجاب میں کوہستان نمک کے علاقے میں زیادہ تر کوئلہ ڈنڈوت' پڈھ اور مکڑوال کی کانوں سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں ہنگو میں کوئلے کے ذخائر ہیں۔

(ii) پاکستانی معیشت میں زراعت کے کردار پر نوٹ لکھیے۔

جواب: زراعت ہماری ملکی معیشت کا ایک اہم ستون ہے۔ ہماری دیہی آبادی کا لگ بھگ 60 فی صد حصّہ بلا واسطہ یا بالواسطہ زرعی شعبے کے ساتھ منسلک ہے۔ ملکی افرادی قوت کا قریباً 45 فی صد زراعت سے وابستہ ہے۔ جی ڈی پی میں زراعت قریباً 19 فی صد حصّہ کے ساتھ نمایاں پوزیشن پر ہے جبکہ ملکی برآمدات میں زراعت اور اس کی مصنوعات کا حصّہ قریباً 60 فی صد ہے۔

(iii) پاکستان کے اہم ذرائع آب پاشی کون سے ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔

جواب: پاکستان کے اہم ذرائع آب پاشی درجِ ذیل ہیں:

1- بارش 2- انہار 3- ٹیوب ویل 4- کاریز

(iv) صنعتی ترقی سے کیا مراد ہے؟

جواب: صنعتی ترقی ایک ایسے معاشی اور سماجی عمل کا نام ہے' جس کے ذریعے سے نہ صرف

ہمارے فنی معیار میں بہتری آتی ہے، بلکہ اس کا براہِ راست اثر ہماری عادات و اطوار، رہن سہن اور ماحول پر بھی پڑتا ہے۔

(v) بجلی کے شعبے کو درپیش دو مسائل لکھیے۔

جواب: بجلی کے شعبے کو درپیش دو مسائل درج ذیل ہیں:

1- بجلی کے نصب پلانٹ کی پیداواری صلاحیت کے مطابق بجلی پیدا نہیں کی جا رہی ہے اور جتنی بجلی پیدا ہو رہی ہے وہ بھی بجلی کے خراب اور پرانے ترسیلی نظام کی نذر ہو کر کافی حد تک ضائع ہو رہی ہے۔

2- ہائیڈل پاور (آبی بجلی) پانی کی مرہونِ منت ہوتی ہے، جو ڈیموں میں پانی کی کمی بیشی سے بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ چنانچہ ڈیموں میں پانی کی شدید کمی کی بنا پر پیداواری صلاحیت سے کہیں کم پن بجلی پیدا ہو رہی ہے۔

(vi) درآمدات اور برآمدات سے کیا مراد ہے؟

جواب: ترقی کے موجودہ دور میں کوئی ملک بھی بین الاقوامی تجارت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کچھ چیزیں اس کو دوسرے ممالک سے منگوانی پڑتی ہیں اور کچھ چیزیں دوسرے ممالک کو بیچنا پڑتی ہیں، جس کو بالترتیب درآمدات اور برآمدات کہتے ہیں۔

(vii) تجارتی خسارہ بڑھنے کی چار اہم وجوہات لکھیے۔

جواب: تجارتی خسارہ بڑھنے کی چار اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

1- ملکی درآمدات کے مقابلے میں برآمدات میں بہت زیادہ کمی۔

2- درآمدی قیمتوں کے مقابلے میں برآمدی قیمتوں کا کم ہونا۔

3- امریکی ڈالر کے مقابلے میں ملکی کرنسی کی قیمت کا کم ہونا۔

4- کووڈ-19 (COVID-19) کے پوری دنیا پر اور بالخصوص ترقی پذیر ممالک پر بُرے اثرات۔

(viii) تعلیمی مسائل کے حل کے لیے تین اقدامات تجویز کریں۔

جواب: تعلیمی مسائل کے حل کے لیے تین اقدامات درج ذیل ہیں:

1- تعلیم کے لیے مختص بجٹ میں ہر سال اضافہ کیا جائے۔

2- تمام مڈل سکولوں کو ہائی اور ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکولوں کا درجہ دیا جائے۔

3- پرائمری کے اساتذہ کی کم از کم تعلیم گریجوایشن ہو۔

(ix) پاکستان میں مذہبی سیاحت کے چند مقامات کے نام لکھیے۔

جواب: مذہبی سیاحت کے مقامات میں ٹیکسلا (راول پنڈی)، ہڑپہ (ساہیوال)، موئن جودڑو (لاڑکانہ)، کٹاس راج (چکوال)، ٹلہ جوگیاں (جہلم)، ننکانہ صاحب، کرتار پور صاحب (نارووال)، حسن ابدال (اٹک)، لاہور اور ملتان وغیرہ شامل ہیں۔

(حصہ دوم)

نوٹ: کوئی سے دو (2) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- پاکستان کے ذرائع آب پاشی اور موجودہ نظامِ آب پاشی پر مفصل نوٹ تحریر کیجیے۔ (8)

جواب: پاکستان کا نظامِ آب پاشی کئی دریاؤں، آب پاشی اور رابطہ نہروں اور پانی ذخیرہ کرنے والے ڈیموں کے علاوہ لاکھوں ٹیوب ویلوں اور ہزاروں آبپاش کھالوں پر مشتمل ہے۔ یہ پانی کی ترسیل اور لمبائی کے نقطہ نظر سے دنیا کا سب سے بڑا نظامِ آب پاشی تصور کیا جاتا ہے۔ اہم ذرائع آب پاشی درج ذیل ہیں:

1- بارش 2- انہار 3- ٹیوب ویل 4- کاریز

1- بارش:

بارش پانی کی فراہمی کا ایک اہم قدرتی ذریعہ ہے۔ ہمارے ہاں مون سون کی بارشیں زیادہ مشہور ہیں۔ پہاڑوں پر ہونے والی بارشوں اور گلیشیئرز کا پانی پگھل کر ندی نالوں کے ذریعے

سے دریاؤں میں اکٹھا ہو جاتا ہے اور سارا سال ان کو رواں دواں رکھتا ہے۔ دریاؤں پر ڈیم بنا کر پانی کو جمع کیا جاتا ہے اور بیراجوں سے نہریں نکال کر سارا سال آب پاشی اور صنعت کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

نہری علاقوں کے برعکس بارانی علاقوں کی بہتر پیداوار زیادہ تر بروقت مطلوبہ بارشوں کی مرہونِ منت ہوتی ہے، لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک میں توقع سے کہیں کم بارش ہوتی ہے۔ پاکستان کے 90 فی صد حصے میں سالانہ بارش کی اوسط مقدار 200 ملی میٹر سے بھی کم ہے۔ صرف 10 فی صد بالائی پہاڑی علاقہ ایسا ہے، جہاں 500 ملی میٹر سے 1,000 ملی میٹر تک سالانہ بارش ہوتی ہے۔ یہ بارش بارانی، زرعی اور آب پاشی کی ضروریات کے لیے کم ہے۔ ہمارا لگ بھگ 5 ملین ہیکٹر زرعی رقبہ بارانی کاشت پر مشتمل ہے اور بہتر پیداوار کے لیے بروقت مطلوبہ بارشوں پر انحصار کرتا ہے۔ تربیلا، منگلا اور وارسک ہمارے اہم آب پاشی ڈیم ہیں، جن میں نہ صرف لاکھوں ایکڑ فٹ پانی جمع کیا جاتا ہے، بلکہ سستی پن بجلی بھی پیدا کی جاتی ہے۔

2- انہار:

کارکردگی کے لحاظ سے انہار کی تین اقسام ہیں:

(i) دوامی نہریں: یہ وہ آب پاشی نہریں ہیں، جو سارا سال جاری رہتی ہیں اور دریائی پانی کو کھیتوں تک پہنچانے کا اہم ذریعہ ہیں۔ اپر چناب، لوئر چناب، اپر جہلم، لوئر جہلم، لوئر باری دوآب اور نہر پاکپتن وغیرہ پورا سال بہنے والی اہم دوامی نہریں ہیں۔

(ii) غیر دوامی نہریں: ان کو ششماہی نہریں بھی کہا جاتا ہے، کیوں کہ ان میں صرف موسم گرما اور موسمِ برسات میں ہی پانی چھوڑا جاتا ہے۔ دریائے ستلج پر واقع اسلام بیراج سے نکلنے والی بہاول اور قائم پور نہروں کے علاوہ کوٹری بیراج کی چند انہار اور گدو بیراج کی سب نہریں غیر دوامی (پورا سال نہ بہنے والی نہریں) ہیں۔

(iii) سیلابی نہریں: موسمِ گرما اور برسات میں جب دریاؤں میں پانی کی سطح بلند ہو جائے یا دریاؤں میں شدید طغیانی کے وقت پانی خطرے کے نشان تک پہنچ جائے تو بیراج کو نقصان سے بچانے کے لیے ان نہروں میں پانی چھوڑ دیا جاتا ہے۔ دریائے سندھ اور چناب سے نکلنے والی بہت سی نہروں کا تعلق اسی قسم سے ہے۔

3- ٹیوب ویل:

نہری پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ٹیوب ویلوں کے ذریعے سے زیرِ زمین پانی سے استفادہ انتہائی ناگزیر ہے۔ اس وقت ملک میں لاکھوں کی تعداد میں ٹیوب ویل نصب ہیں، جن میں سے زیادہ تر ٹیوب ویل صوبہ پنجاب میں ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ہمارے قریباً 70 فی صد ٹیوب ویلوں کا پانی فصلوں کے لیے موزوں نہیں، کیونکہ یہ زمینوں میں سیم و تھور پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے، لیکن نہری پانی کی کمی کی وجہ سے کاشت کار یہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ کاشت کاروں کو نہری پانی کی اہمیت اور افادیت کا احساس کرنا چاہیے اور اسے نہ صرف ضائع ہونے سے بچانا چاہیے بلکہ کم وسائل سے بہتر استفادہ کے لیے محکمہ زراعت کے شعبۂ اصلاحِ آب پاشی سے بھرپور تعاون کرنا چاہیے اور ان کے سفارش کردہ جدید طریقوں یعنی سپر نکلر، ڈرپ اریگیشن اور لیزر ٹیکنالوجی وغیرہ کو استعمال کرنا چاہیے۔

4- کاریز:

اس نظام سے دنیا کے لگ بھگ دو درجن ممالک استفادہ کر رہے ہیں، جن میں چین سے لے کر چلّی تک بیشتر ممالک شامل ہیں۔ پاکستان میں یہ نظام صوبہ بلوچستان میں ہے، جہاں علاقے کی مخصوص جغرافیائی صورتِ حال اور نہری پانی کی شدید کمی کی وجہ سے پانی کو زیرِ زمین نالوں کے ذریعے سے کھیتوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ ان نالوں کو کاریز کہتے ہیں۔ یہ پانی کھیتی باڑی کے علاوہ پینے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کاریزوں کا ذریعہ پہاڑوں سے رِسنے والے

چشمے ہیں، جو زیادہ تر پشین اور کوئٹہ کے اضلاع میں بنائے گئے ہیں۔

سوال :5- پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی نمایاں خصوصیات تحریر کیجیے۔ (8)

جواب :

پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی نمایاں خصوصیات

پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی نمایاں خصوصیات درجِ ذیل ہیں:

-1 اسلامی ثقافت کے رنگ:

پاکستان کی بنیاد دینِ اسلام پر قائم ہے، اس لیے مذہب کا احترام اور اس کی روایات کی پاسداری کی جھلک یہاں کے لوگوں کی زندگی میں واضح نظر آتی ہے۔ لوگوں کی اکثریت رہن سہن، لباس، خوراک اور میل جول میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔ اسلام دیگر مذاہب اور ان کے پیروکاروں کے احترام کا درس دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگ اگرچہ اپنی خوراک، لباس، طرزِ رہن سہن، رسم و رواج اور روایات کی وجہ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں، لیکن دینِ اسلام وہ مضبوط بنیاد ہے، جس نے ان سب کو ایک مالا میں پرو دیا ہوا ہے۔

-2 مشترکہ خاندانی نظام:

پاکستان میں بحیثیت مجموعی مشترکہ خاندانی نظام رائج ہے۔ خاندان کا سربراہ مرد ہے، جو اپنے خاندان کی کفالت کا ذمہ دار ہے۔ خاتونِ خانہ گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کرتی اور اُمورِ خانہ داری سنبھالتی ہے۔ بزرگوں کو گھر میں نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ان کی خدمت مذہبی اور اخلاقی فریضہ سمجھ کر کی جاتی ہے۔

-3 رسوم و رواج اور روایات:

پاکستان کے لوگ انتہائی ملنسار اور غم گسار ہیں۔ یہاں کے لوگ ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں شریک ہوتے ہیں۔ بچے کی ولادت، عقیقہ اور سالگرہ کی تقریبات وغیرہ میں تحائف کا

تبادلہ ہوتا ہے۔ ان مواقع پر مٹھائی اور پُر تکلف کھانوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر مسلمان بچّے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے، تاکہ اسے معلوم ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمان گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اسی طرح خدانخواستہ کسی آفت، پریشانی یا مرگ کے موقع پر بھی لوگ ایک دوسرے کے غم میں بھرپور طریقے سے شریک ہوتے ہیں۔ کسی مسلمان کے وفات پا جانے پر رشتہ دار اور تعلق دار متوفی کے گھر جمع ہوتے ہیں۔ نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد اسے دفن کر دیا جاتا ہے۔ ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کی جاتی ہے۔ ملک بھر میں تمام اقلیتوں کو بھی یہ حقوق حاصل ہیں کہ وہ اپنی مذہبی روایات کے مطابق شادی، بیاہ اور اموات وغیرہ کی رسومات ادا کریں۔

4- مذہبی ہم آہنگی:

پاکستان میں مذہبی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ مذہبی رواداری بھی موجود ہے۔ برِصغیر میں بزرگانِ دین کی تعلیمات سے متاثر ہو کر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ پاکستان میں لوگ ذات پات، رنگ و نسل اور امتیازات وغیرہ کو نسبتاً کم اہمیت دیتے ہیں۔ پاکستان کا آئین اقلیتوں کو ہر طرح سے مکمل تحفظ دیتا ہے۔

5- مذہبی تہوار:

اسلامی تعلیمات کے مطابق پاکستان میں ہر سال 2 عیدیں منائی جاتی ہیں۔ رمضان المبارک کے اختتام پر یکم شوال کو عید الفطر اور 10 ذی الحج کو عید الاضحیٰ پورے مذہبی جوش و جذبے سے منائی جاتی ہیں۔ دیگر مذہبی تہواروں میں 12 ربیع الاوّل کو جشنِ میلاد النبی ﷺ، 27 رجب کو معراج النبی ﷺ اور 15 شعبان کو شبِ برأت منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ دس محرم کو مسلمان یومِ عاشور بھی مذہبی عقیدت و احترام سے مناتے ہیں۔

اقلیتی طبقوں میں ہندو ہولی اور دیوالی جبکہ مسیحی کرسمس اور ایسٹر، سکھ مذہب کے لوگ بابا

گرونانک دیو جی کا جنم دن اور بیساکھی، بہائی عقیدے کے لوگ عیدِ نوروز، ردوان وغیرہ کے تہوار پوری آزادی اور جوش وخروش سے مناتے ہیں۔

6- لباس اور خوراک:

پاکستانیوں کی اکثریت سادہ، مگر صاف ستھرا اور باوقار لباس پہننے کو ترجیح دیتی ہے۔ پاکستان کا قومی لباس شلوار قمیص ہے۔ یہ لباس تھوڑے بہت ردوبدل اور فرق کے ساتھ ہر علاقے میں مردوں اور عورتوں میں یکساں مقبول ہے۔ واسکٹ، ٹوپی، اجرک اور پگڑی وغیرہ مختلف علاقوں میں مردوں کے لباس کا حصّہ ہیں۔ خواتین شلوار قمیص کے ساتھ دوپٹہ، چادر اور عبایا وغیرہ کا استعمال کرتی ہیں۔ گندم اور مکئی کی روٹی، ساگ، چاول، گوشت، دالیں، سبزی اور خشک و تازہ پھل یہاں کے لوگوں کی اہم خوراک ہیں۔

7- مخلوط ثقافت:

پاکستانی معاشرہ عملی طور پر پنجابی، سندھی، پشتون، بلوچی، کشمیری، بلتی، براہوی اور سرائیکی وغیرہ ثقافت کا ایک خوب صورت گلدستہ ہے۔ اقلیتی طبقے میں ہندو، مسیحی، سکھ، پارسی، بہائی اور دیگر مذاہب کے رسم ورواج اور لباس بھی پاکستانی معاشرے کو نیا رنگ دیتے ہیں۔

8- عرس اور میلے:

پاکستان میں موسموں کی مناسبت سے، فصلوں کی کٹائی کے موقع پر اور بزرگانِ دین کے عرس کے موقعوں پر سالانہ میلے لگتے ہیں۔ ان میں حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ، حضرت شاہ عنایت قادریؒ، حضرت بابا بلھے شاہؒ، حضرت فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت شاہ رکن عالم ملتانیؒ، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ، حضرت مادھولال حسین شاہؒ (میلا چراغاں)، حضرت سخی سیدن شاہ شیرازیؒ، حضرت سچل سرمستؒ، حضرت لعل شہباز قلندرؒ، شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ، حضرت پیر مہر علی شاہؒ، حضرت سخی سرورؒ، حضرت خواجہ غلام فریدؒ، حضرت سلطان باہوؒ اور

بہت سے دیگر بزرگانِ دین کے عرس اور سبّی کا میلا وغیرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

9- کھیل اور تفریح:

پاکستان کا قومی کھیل ہاکی ہے۔ پاکستان کی کرکٹ، ہاکی، کبڈی، سکوائش، سنوکر اور ٹینس کی ٹیموں کا شمار دنیا کی بہترین ٹیموں میں ہوتا ہے۔ پاکستانی خواتین بھی ملکی اور عالمی سطح پر کھیلوں میں بھرپور حصہ لیتی ہیں۔ ان کھیلوں کے ٹورنامنٹ تحصیل، ضلعی، ڈویژنل، صوبائی اور ملکی سطح پر منعقد کرائے جاتے ہیں۔ گلگت بلتستان اور چترال میں پولو کا کھیل بہت مقبول ہے۔

10- اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت:

پاکستان میں اقلیتوں کو ہر طرح کی مذہبی، اخلاقی اور سماجی آزادی حاصل ہے۔ تعلیم، روزگار اور سیاست کے میدان میں بھی ان کے لیے کوٹہ مختص کیا گیا ہے۔

11- مہمان نوازی:

مہمان نوازی پاکستان کے تمام علاقوں کے لوگوں کے نمایاں اوصاف میں سے ایک ہے۔ یہاں کے لوگ اپنے مہمانوں کی عزت اور خدمت دل و جان سے کرتے ہیں۔

12- طرزِ تعمیر اور مصوری:

طرزِ تعمیر میں بادشاہی مسجد، شالامار باغ، شاہی قلعہ، مقبرہ جہانگیر اور ہرن مینار وغیرہ مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی یاد دلاتے ہیں۔ فیصل مسجد، مینارِ پاکستان اور مزارِ قائد ہمارے موجودہ دور کے ثقافتی وَرثے کی علامات ہیں۔ مصوّری بھی ہماری ثقافت کی پہچان ہے۔ عبدالرحمٰن چغتائی، اعجاز انور، استاد اللہ بخش، صادقین، جمیل نقش اور اسماعیل گل جی پاکستان کے مشہور مصوّر ہیں۔

13- شعر و ادب:

شعر و ادب کا پاکستانی ثقافت میں نمایاں مقام ہے۔ پاکستانی ادب میں تصوّف اور مذہبی رنگ کی جھلک واضح نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال (رحمۃ اللہ علیہ) ہمارے قومی شاعر ہیں، ان

کی شاعری میں دینِ اسلام، وطن اور روایات سے محبت کے جذبات سموئے ہوئے ہیں۔ جدید دور کے شعرا میں ن۔ م راشد، مجید امجد، ناصر کاظمی، فیض احمد فیض، احمد فراز، احمد ندیم قاسمی، منیر نیازی اور حبیب جالب کی شاعری میں حب الوطنی کے جذبات اور خیالات کی جھلک نظر آتی ہے۔

سوال :6- نوٹ لکھیے: **(4, 4)**

(الف) اُردو زبان (ب) پاکستان اور امریکہ کے تعلقات

جواب:

(الف) اُردو زبان

اُردو ترکی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی لشکر، کیمپ اور سپاہی وغیرہ کے ہیں۔ اس کی ابتدا گیارھویں صدی عیسوی کے ابتدائی عشرہ میں ہوئی۔ برِ صغیر میں اس زبان کے ماخذوں میں مغل شہنشاہ ظہیر الدین بابر کا لشکر خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ اُردو کا ارتقا جنوبی ایشیا میں سلاطینِ دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت میں فارسی، عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی ہوئی۔ یہ پاکستان کی قومی زبان ہے۔ اُردو نستعلیق رسم الخط لکھی جاتی ہے۔ اس میں عربی و فارسی کے الفاظ بھی شامل ہیں۔ اُردو زبان کے سب سے پہلے غزل گو شاعر ولی دکنی ہیں۔ دیگر عظیم شعرا میں اسد اللّٰہ خاں غالبؔ، میر تقی میرؔ، آتشؔ، میر دردؔ، مومنؔ اور ہمارے قومی شاعر علامہ محمد اقبالؒ شامل ہیں۔ قیامِ پاکستان سے قبل سر سید احمد خان، مولانا شبلی نعمانی، الطاف حسین حالی، بابائے اُردو مولوی عبدالحق اور ڈپٹی نذیر احمد نے اُردو کی ترقی و ترویج کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ موجودہ دور کے شعرا میں ناصر کاظمی، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، مجید امجد، ن م راشد، میرا جی، ابنِ انشا، پروین شاکر، احمد فراز، منیر نیازی، جون ایلیا اور کشور ناہید وغیرہ کو شہرت حاصل ہوئی۔ اسی طرح پاکستان کے معروف اور بڑے ادیبوں میں پطرس بخاری، مشتاق احمد یوسفی، غلام عباس، سعادت حسن منٹو، انتظار حسین، مختار مسعود، قدرت اللہ شہاب، ممتاز مفتی، بانو قدسیہ اور اشفاق احمد وغیرہ شامل ہیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد اُردو کو قومی زبان کی حیثیت دی گئی اور انگریزی کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا۔ اُردو زبان کی ترقی و ترویج کے لیے وفاقی اُردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(ب) پاکستان اور امریکا کے تعلقات

1- پاکستان اور امریکا کے تعلقات کی بنیاد قومی سلامتی اور قومی مفادات کا تحفظ ہے۔ پاک امریکا تعلقات کی ابتدا اُس وقت ہوئی' جب امریکی صدر ٹرومین نے پاکستانی وزیر اعظم لیاقت علی خاں کو امریکی دورے کی دعوت دی' جسے اُنھوں نے قبول کر لیا۔ لیاقت علی خاں نے 1950ء میں امریکا میں اپنے خطابات کے ذریعے سے پاکستان کے قیام کے مقاصد بیان کرنے کے علاوہ پاکستان کی ترقی کی ضروریات بھی بیان کیں۔ ان کا یہ دورہ کامیاب رہا۔ امریکا نے پاکستان کو فوجی اور معاشی امداد دی' جس سے پاکستان کی تعمیر و ترقی کے سفر میں مدد ملی۔

2- 1954ء میں پاکستان نے امریکا اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ دفاعی معاہدے سیٹو پر دستخط کیے اور 1955ء میں پاکستان معاہدہ بغداد میں بھی امریکا کے ساتھ اتحادی بن گیا۔ یہ معاہدہ بعد میں سینٹو کہلایا۔

3- ان معاہدوں کی وجہ سے پاکستان کو فوجی اور معاشی امداد ملی۔ اس سے پاکستان کی دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا' مگر 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں امریکا نے پاکستان کی امداد بند کر دی۔ اس کٹھن وقت میں چین' ایران اور سعودی عرب نے پاکستان کا ساتھ دیا۔ 1968ء میں امریکا کے ساتھ پاکستان کے تعلقات بہتر ہوئے' جو کہ 1970ء تک جاری رہے۔

4- 1971ء میں جب بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو امریکا نے خود کو اس سے الگ کر کے پاکستان کا ساتھ نہ دیا جبکہ روس نے بھارت کا ساتھ دیا۔ روس نے جب افغانستان پر حملہ کیا تو لاکھوں مہاجرین پاکستان آئے۔ اس موقع پر امریکا اور مغربی طاقتوں نے پاکستان کے ساتھ مل کر افغان عوام کی مدد کی اور روس کو افغانستان سے واپس جانا پڑا۔

5- 11 ستمبر 2001ء میں امریکا میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات کے بعد امریکا نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ اس جنگ میں پاکستان نے امریکا کا ساتھ دیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان اور امریکا کے تعلقات مزید بہتری کی طرف گامزن ہوئے۔